سانپ کو مارنے کا حکم ؟ کچھ عوامی نظریات

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ سانپ کو مارنا جائز ہے یا نہیں ؟ عوام میں مشہور ہے کہ سانپ کو نہیں مارنا چاہیئے کہ خود وہ سانپ زندہ ہو کر یا اس کی جوڑی یا ناگن نسلوں سے بدلہ لیتی ہے ، اس کی کیا حقیقت ہے ؟ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب سانپ کو مارا جاتا ہے ، تو مارنے والے کی تصویر اس کی آنکھوں میں آجاتی ہے جس سے ناگن کو معلوم ہوجاتا ہے ، اس لئے سانپ کو پکڑ کر آگ میں ڈال دینا چاہیئے تاکہ وہ جل کر مر جائے ۔ برائے مہربانی اس حوالے سے بھی رہنمائی فرمائیں کہ کیا سانپ کو پکڑ کر آگ میں ڈال دینا جائز ہے ؟

سائل : نور محمد (ناظم آباد)

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سانپ ایک موذی (تکلیف دینے والا) جانور ہے ، اس کو مارنا جائز بلکہ مستحب ہے ، کیونکہ متعدد احادیث مبارکہ میں سانپ کو مارنے کی ترغیب موجود ہے ، البتہ ایک آدھ استثنیٰ ہے جو آگے بیان کیا جاتا ہے ۔

باقی رہا یہ خیال کہ سانپ کو مارنے والے سے خود وہ سانپ ، اس کا جوڑا یا ناگن بدلہ لیتی ہے یا مارنے والے کی تصویر مرے ہوئے سانپ کی آنکھوں میں چھپ جاتی ہے ، محض بے بنیاد اور زمانہ جاہلیت کے باطل نظریات میں سے ہے ، احادیث مبارکہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تردید فرمائی اور اس خیال کی بنیاد پر سانپ کو نہ مارنے والے کیلئے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں یعنی وہ ہمارے طریقے کی پیروی کرنے والوں میں سے نہیں ۔

نوٹ : اوپر بعض سانپوں کو مارنے سے قبل ان کو تنبیہ کرنے کا کہا گیا ہے ، اس تنبیہ کے مختلف طریقے ہیں ، جن کو ذیل میں فتاوی رضویہ شریف کے جزئیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے ۔

سانپ کومارنے کے حکم نیز بدلے کے خوف سے اس کو نہ مارنے کے متعلق، مسند امام احمد میں ہے : "عن ابن مسعود، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ترك حية مخافة عاقبتها فليس منا" **ترجمہ : سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سانپ کو اس کے انجام کے ڈر سے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔** (مسند احمد، ج 07، ص 91، مؤسسۃ الرسالۃ)

مجمع الزوائد میں ہے : "عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: اقتلوا الحيات، فمن خاف ثأرهن فليس مني. رواه الطبراني في الكبير، ورجاله ثقات" **ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سانپوں کو قتل کرو تو جس نے ان کے بدلے کے خوف سے ان کو چھوڑ دیا، وہ مجھ سے نہیں۔ اس کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔** (مجمع الزوائد، ج 04، ص 45، مکتبۃ القدسی، القاہرۃ)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے : "(وقال): أي ابن عباس - رضي الله عنهما - مرفوعا (من تركهن): أي قتلهن والتعرض لهن (خشية ثائر): والثائر طالب الثأر وهو الدم والانتقام والمعنى مخافة أن يكون لهن صاحب يطلب ثأرها (فليس منا): أي من المقتدين بسنتنا الآخذين بطريقنا. قال شارح: قد جرت العادة على نهج الجاهلية بأن يقال: لا تقتلوا الحيات فإنكم لو قتلتم لجاء زوجها ويلسعكم للانتقام، فنهى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - عن هذا القول والاعتقاد" **ترجمہ : حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعا مروی ہے کہ جس نے بدلہ لینے والے کے خوف کی وجہ سے سانپوں کو قتل نہ کیا اور ان سے تعرض کرنے سے باز رہا وہ ہم میں سے نہیں، ثائر کہتے ہیں خون کے طلب کرنے والے اور بدلہ لینے والے کو، اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو اس خوف سے سانپ کو قتل نہ کرے کہ اس کی طرف سے کوئی دوسرا سانپ بدلہ لیتا ہے تو وہ ہماری سنت کی پیروی کرنے والوں اور ہمارے طریقے کو تھامنے والوں میں سے نہیں۔ شارح علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ جاہلیت کے طریقے پر یہ عادت جاری ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ سانپوں کو قتل نہ کرو کیونکہ اگر تم نے ان کو قتل کیا تو ان کا جوڑا آئے گا اور بدلہ میں تم کو ڈس لے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قول اور نظریہ سے منع فرمایا۔** (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج 07، ص 2679، دار الفکر، بیروت- لبنان)

فیض القدیر میں ہے : "(من رأى حية فلم يقتلها مخافة طلبها) أي أن يطالب بدمها في الدنيا والآخرة ويحتمل أن المراد مخافة أن تطلبه هي فتعدو عليه (فليس منا) أي ليس من العاملين بأوامرنا المراعين لقوانيننا" ترجمہ : جس نے سانپ کو دیکھا اور اس خوف سے قتل نہ کیا کہ وہ اس کو تلاش کرے گا یعنی وہ دنیا و آخرت میں اپنے خون کا مطالبہ کرے گا اور یہ بھی احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ وہ سانپ خود اس کو تلاش کر کے اس سے بدلہ لے گا تو وہ ہم میں سے نہیں یعنی ہمارے احکام پر عمل کرنے والوں اور ہمارے قوانین کی رعایت کرنے والوں میں سے نہیں ۔ (فیض القدیر، ج 06، ص 130، المکتبۃ التجاریۃ الکبری - مصر)

مجمع الزوائد کی حدیث پاک کے تحت مرآۃ المناجیح میں ہے : "یعنی ہماری سنت کا تارِک ہے ۔ پہلے جہلائے عرب کہتے تھے اور جہلائے ہند اب تک کہتے ہیں کہ سانپ کو مارنے والے سے اس کی ناگنی بدلہ لیتی ہے اس لئے سانپ کو مت مارو ۔ اس فرمان عالی میں اسی خیال کی تردید ہے بھلا سانپنی یعنی ناگن کو کیا خبر کہ کس نے مارا ہے ؟ لوگوں میں مشہور ہے کہ مارے ہوئے سانپ کی آنکھوں میں مارنے والے کا فوٹو آجاتا ہے ، اس فوٹو سے ناگن ، قاتل کو پہچان لیتی ہے ، اس لئے سانپ کو مار کر اس کا سر جلا دیا جاتا ہے تاکہ آنکھوں میں فوٹو نہ رہے مگر یہ بھی غلط ہے ۔ " (مرآۃ المناجیح، ج 05، ص 678، نعیمی کتب خانہ)

فتاوٰی رضویہ میں ہے : "قتل سانپ کا مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم کیا ہے یہاں تک کہ اس کے قتل کی حرم میں اور محرم کو بھی اجازت ہے اور جو خوف سے چھوڑ دے ، اس کے لیے لفظ "لیس منی" حدیث میں وارد ۔ "

جن سانپوں کے مارنے سے بچنا بہتر ہے ، اس کی تفصیل یہ ہے کہ سفید رنگ کا سانپ جو سیدھا چلتا ہے اور چلنے میں بَل نہیں کھاتا ، اس کو اور مدینہ منورہ کے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو بغیر تنبیہ مارنے سے منع کیا گیا ہے ، ہاں ! اگر وہ سانپ ایسا ہو کہ جس کے جسم پر دو سفید لکیریں ہوتی ہیں ، جس کو **ذوالطفیتین** کہا جاتا ہے ، یونہی ابتر نامی سانپ جو نیلے رنگ کا اور چھوٹی دُم والا ہوتا ہے ، اس کو بغیر تنبیہ مدینہ منورہ میں بھی مارنا جائز ہے ۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ جانور چاہے موذی ہو یا غیر موذی ، اس کو آگ میں جلا کر مارنے کی اجازت نہیں ، یہ مکروہ تحریمی ناجائز و گناہ ہے ، کیونکہ حدیث پاک میں اس سے منع کیا گیا ہے ، لہٰذا سانپ کو بھی آگ میں ڈال کر مارنے کی اجازت نہیں ۔ فتاوی رضویہ میں ہے : "قتل اسی سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار و تحذیر کے ممنوع ہے ، اور اسی طرح

وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر کے نہ قتل کئے جائیں مگر **ذوا الطفیتین** کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں اور **ابتر** کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم، اور ان دونوں قسم کے سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑجائے اندھا ہوجائے، زنِ حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینہ طیبہ کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔۔۔ **بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید اور ساکن بیوت مدینہ کا سوا ذوا الطفیتین اور ابتر کے بے انذار و تحذیر کے ممنوع ہے** مگر طحاوی کے نزدیک بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں اور انذار اولیٰ ہے۔"

اسی میں ہے: "طریقے انذار و تحذیر کے مختلف ہیں، ایک یہ کہ یوں کہا جائے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان بن داوٗد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔ دوسرے یہ کہ اس طرح کہا جائے ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلہ عہد نوح و عہد سلیمان ابن داوٗد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے، تیسرے یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، چوتھے یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے، **پانچویں یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے۔**" (فتاوی رضویہ، ملخصاً، ج24، ص645۔652، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کسی بھی جانور کو آگ سے جلا کر مارنے کی اجازت نہیں اگرچہ وہ موذی ہو، چنانچہ منحۃ السلوک میں ہے: "قوله: (ويكره إحراق القملة والعقرب ونحوها) مثل الحية۔۔۔ (بالنار) لقوله عليه السلام: "لا تعذبوا بعذاب الله" رواه ابن ماجة "ترجمہ: جوں، بچھو اور ان جیسے جانوروں جیسے سانپ وغیرہ کو آگ سے جلانا مکروہ ہے، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس فرمان کی وجہ سے "اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب مت دو۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ (منحۃ السلوک، کتاب الکراھیۃ، فروع، صفحہ 425، مطبوعہ قطر)

درمختار و ردالمحتار میں ہے: "(وفي المبتغى يكره إحراق جراد وقمل وعقرب) أي تحريما ومثل العقرب الحية"

ترجمہ: اور مبتغی میں ہے کہ ٹڈی، جوں اور بچھو کو جلانا مکروہ ہے یعنی مکروہ تحریمی ہے اور سانپ کا حکم بھی بچھو کی مثل ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج06، ص752، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0637

تاریخ اجراء: 25ربیع الاول1447ھ/19ستمبر2025ء